CBSE Sample Question Paper - Marking Scheme
X - Urdu (Course - A)
2019-2020

وقت: ۳ ر گھنٹے | کل نمبر: ۸۰

Time Allowed: 3 Hours | Max. Marks. 80

(حصہ-الف)

1- **جواب:** **5**

(i) (b) انگریزی زبان کا (1)

(ii) (a) نئی راہیں (1)

(iii) آگ (1)

(iv) کاغذ اور چھاپہ خانہ کی ایجاد نے ان کے ذہن میں ایک نیا انقلاب پیدا کیا۔ (1)

(v) پتھر کو ڈھلان پر لڑھکتے ہوئے دیکھ کر انسان پہیے کا موجد بنا۔ (1)

2- **جواب:** **(5)**

(i) (b) گزرا ہوا زمانہ (1)

(ii) (c) ہنس رہی ہیں (1)

(iii) کیوں کہ وہ قید میں ہے۔ (1)

(iv) وطن میں (1)

(v) پرندے کو قفس میں ڈر ہے کہ کہیں وہ غم سے مر نہ جائے۔ (1)

3- **جواب:** **(5)**

(i) (a) مسماۃ ماں بی بی نے (1)

(ii) (b) سرسید کا بچپن (1)

(iii) اس سبق کے مصنف کا نام الطاف حسین حالی ہے۔ (1)

(iv) جب وہ پانچ برس کے تھے۔ (1)

(v) خیرات میں (1)

(یا)

(i) (c) حیات اللہ انصاری (1)

(ii) (b) بھیک (1)

(iii) کچھ دور نکل کر کیلاش پتھر پر بیٹھ گیا۔ (1)

(iv) ایک آدمی (1)

(v) بابو جی تھرماس میں لے چلوں (1)

4- جواب: **(5)**

(i) (b) اودیس میں آنے والے بتا (1)

(ii) (b) اختر شیرانی (1)

(iii) شاعر نے پردیس میں دیس سے آنے والے شخص سے یاران وطن اور کنعانِ وطن کا حال پوچھا۔ (1)

(iv) پہلے بند میں آوارہ غربت سے شاعر کی مراد پردیس میں رہنے والوں سے ہے۔ (1)

(v) تلمیح (1)

(یا)

(i) (a) غزل (1)

(ii) (a) اصغر گونڈوی (1)

(iii) غم جاناں سے شاعر کی مراد محبوب کا غم ہے۔ (1)

(iv) آلام روزگار کے معنی ہیں دنیا کا غم۔ (1)

(v) کلی کھلنے سے (1)

(حصہ-ب)

5- جواب: **(10)**

جواب(i):

(a) تمہید (2)

(b) نفس مضمون (4)

(c) اندازِ بیاں (2)

(d) اختتام (2)

جواب(ii):

(a) تمہید (2)

(b) نفسِ مضمون (4)

(c) اندازِ بیاں (2)

(d) اختتام (2)

جواب(iii):

(a) تمہید (2)

(b) نفسِ مضمون (4)

(c) اندازِ بیاں (2)

(d) اختتام (2)

6- جواب: (4)

(a) خط کا خاکہ (1)

(b) نفسِ مضمون (2)

(c) اختتامی کلمات (1)

(یا)

جواب: (4)

(a) درخواست کا خاکہ اور موضوع (1)

(b) نفسِ مضمون (2)

(c) اختتامی کلمات/ درخواست گزار کا نام، رول نمبر، کلاس وسیکشن (1)

7- جواب: (4)

''نیا قانون'' کا خلاصہ

ہمارے نصاب میں شامل سبق ''نیا قانون'' سعادت حسن منٹو کا لکھا ہوا مشہور افسانہ ہے۔ جس میں انگریزی حکومت کے جبر کے خلاف ہندوستانیوں کی مجبوری اور غصے کا اظہار ملتا ہے۔ افسانے کا اہم کردار منگو تانگہ چلاتا ہے وہ جاہل ہونے کے ساتھ ذہین بھی ہے۔ وہ اپنے تانگے کی سواریوں سے باتیں سن کر معلومات فراہم کرتا ہے اور دوسروں تک پہنچاتا ہے وہ اپنے اڈے پر بہت عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے منگو کو انگریزوں سے بہت سخت نفرت تھی کیوں کہ وہ ہندوستانیوں پر ظلم کرتے تھے۔ ایک دن اسے لگا کہ حکومت بدل گئی تو اس نے ایک انگریز کی خوب پٹائی کی۔ انگریز افسر منگو کی اس حرکت پر حیران رہ گیا۔ پولس منگو کو پکڑ کر لے گئی۔ منگو نیا قانون نیا قانون چلاتا رہا لیکن اس وقت تک ایسا کوئی قانون نہیں تھا جس سے ہندوستانی آزاد ہو جائیں۔ منگو کو جیل میں ڈال دیا گیا۔

(یا)

جواب:

''سید عابد حسین''

عابد حسین ۱۸۹۶ء میں بھوپال میں پیدا ہوئے۔ ان کا بچپن داعی پور اور لکھنؤ میں گزرا۔ ابتدائی تعلیم گاؤں کے اسکول اور ثانوی تعلیم بھوپال میں حاصل کی۔ الہ آباد یونیورسٹی سے بی.اے. پاس کیا اور اعلیٰ تعلیم آکسفورڈ یونیورسٹی، برطانیہ اور برلن یونیورسٹی جرمنی میں حاصل کی۔ انہوں نے فلسفہ میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ جرمنی سے واپس آنے کے بعد جامعہ ملیہ میں کام کرنے لگے۔ انہوں نے جرمن کی کئی کتابوں کا اردو میں ترجمہ کیا۔ جن میں گوئٹے کی ''فاؤسٹ'' سب سے اہم ہے۔

ڈاکٹر عابد حسین نے مہاتما گاندھی کی خودنوشت کا ترجمہ ''تلاش حق'' کے نام سے اور پنڈت نہرو کی ڈسکوری آف انڈیا کا ترجمہ ''تلاش ہند'' کے نام سے اردو میں کیا۔ انہوں نے انگریزی میں بھی کئی کتابیں لکھیں۔ ان کا انتقال ۱۹۷۸ء میں ہوا۔

8- جواب: (3)

''خلاصہ - حقیقت حسن''

اقبال کی نظم ''حقیقت حسن' دنیا کی بے ثباتی کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ یہ نظم علامہ اقبال کی ایک مکالماتی نظم

ہے جس میں حسن اور خدا کے درمیان بات چیت دکھائی گئی ہے۔ایک دن حسن خدا سے سوال کرتا ہے کہ تو نے مجھے لا زوال کیوں نہیں بنایا تو خدا حسن کو یہ جواب دیتا ہے کہ تیری قدر و قیمت صرف اس لیے ہے کہ تجھے زوال ہے۔ یہ دنیا ان لوگوں کی قدر کرتی ہے جن سے انہیں فائدہ ہوتا ہے۔یعنی انسانوں میں نو جوانوں کی۔ پھل دار درختوں کی وغیرہ۔

اس دنیا میں کشش اس لیے ہے کیوں کہ یہاں وقت کے ساتھ ساتھ ضرورتوں کے مطابق تبدیلی آتی رہتی ہے۔اور یہ تبدیلی ہی ہر چیز کی اہمیت کو بڑھاتی اور گھٹاتی ہے۔ یہ بات چاند کے ذریعہ آسمان تارے اور شبنم تک پہنچ جاتی ہے اور شبنم کے ذریعہ یہ بات زمین تک آ جاتی ہے۔ جسے سن کر زمین پر جاندار غمگین ہو جاتے ہیں۔اور اس غم میں موسم بہار بھی چلا جاتا ہے۔

(یا)

جواب:

شوکت علی خاں نام فانی تخلص تھا۔اتر پردیش کے ضلع بدایوں میں ۱۸۷۹ء میں پیدا ہوئے۔ کچھ عرصے مدرس رہنے کے بعد مسلم یونیورسٹی سے ایل.ایل. بی کی ڈگری حاصل کی۔ پھر وہ حیدر آباد کے ایک سرکاری اسکول میں ہیڈ ماسٹر ہو گئے۔فانی کے آخری ایام تنگ دستی میں گزرے۔فانی نے پہلی غزل ۱۸۹۰ء میں لکھی۔فانی کا کلام 'باقیات فانی' کے نام سے شائع ہوا، بعد میں اور مجموعے ''عرفانیات فانی'' اور 'وجدانیات فانی' کے نام سے شائع ہوئے۔فانی کا شمار اردو کے ممتاز غزل گو شعرا میں ہوتا ہے شاعری میں درد و غم کے مضامین کی کثرت کے باعث فانی کو یاسیات کا امام کہا جاتا ہے۔

9- جواب: (4)

ہمارے نصاب گلزار اردو میں شامل افسانہ ''آئی.سی.ایس'' کے مصنف ''علی عباس حسینی'' ہیں۔اس افسانہ میں انہوں نے بتایا ہے کہ انسان کے لیے اعلیٰ تعلیم کے ساتھ اعلیٰ قدروں کو بھی حاصل کرنا ضروری ہے۔اس سبق میں ایک غریب گاؤں میں رہنے والے لڑکے کی کہانی بیان کی گئی ہے جسے ایک دولت مند شخص نے اپنی سرپرستی میں لے لیا تھا۔ تعلیم حاصل کر کے وحید آئی.سی.ایس بن گیا۔آئی.سی.ایس بننے کے بعد اس کے طور طریقے بدل گئے۔اس نے ایک پڑھی لکھی لڑکی سے شادی کر لی۔شادی کے بعد وہ یہ سوچنے لگا کہ وہ کس طرح اپنی بیوی کو دیہاتی ماں باپ سے ملوائے۔ لڑکی جب بھی ملنے کی خواہش ظاہر کرتی وحید بہانہ کر دیتا۔ یہاں تک کہ جب وہ دلی آ گیا تو بھی اس نے گھر والوں کو

نہیں بلایا۔آخر اس کی سمجھدار بیوی نے خود گھر جانے کی خواہش ظاہر کی۔مجبوراً اسے بیوی کو لے جانا پڑا۔راستے میں وہ اپنی بیوی کو گاؤں کے بارے میں بتانا چاہتا تھا مگر موقع نہیں ملا۔گھر والوں نے بہت اچھا انتظام رکھا تھا۔سبھی ایک دوسرے سے مل کر بہت خوش ہوئے۔وحید کو گاؤں میں بچپن کی یادیں تازہ ہوگئیں۔وہ چھوٹے بھائی کے ساتھ مستی میں یہ بھی بھول گیا کہ بیوی سب کچھ دیکھ رہی ہے۔وہ بیوی سے شرمندہ ہوکر بولا۔اس ماحول نے مجھے انسانیت کا جامہ اتارنے پر مجبور کردیا۔اس کی بیوی نے مسکرا کر کہا انسانیت کا نہیں ''آئی سی ایس'' کا۔

(یا)

دولڑکے سائیکل پر سوار ہنستے جارہے ہیں ایک بوڑھا امیر آدمی اپنی شاندار فٹن میں سڑک پر بیٹھی ہوئی بھکارن کی طرف دیکھ رہا ہے اور اپنی انگلیوں سے موچھوں کو تاؤ دے رہا ہے۔ایک سست مضمحل کتا فٹن کے پہیوں تلے آ گیا ہے۔اس کی پسلی کی ہڈیاں ٹوٹ گئیں ہیں۔لہو بہہ رہا ہے اس کی آنکھوں کی افسردگی بے چارگی اس کی ہلکی ہلکی دردناک ٹیاؤں ٹیاؤں کسی کو اپنی طرف متوجہ نہیں کرسکی۔بوڑھا آدمی اب اس عورت کی طرف دیکھ رہا تھا جو خوشنما سیاہ ساڑی زیب تن کیے ہوئے تھی اپنے نوکر سے باتیں کیے جارہی تھی۔اس کی سیاہ ساڑی کا نقرئی حاشیہ بوڑھے کی حریص آنکھوں میں چاندنی کی کرن کی طرح چمک رہا تھا۔

(طالب علم کسی دوسرے واقعہ کو بھی لکھ سکتے ہیں)

(حصہ-ج)

10- جواب: **(5)**

(i) وہ کلمہ جس میں کسی کام کا کرنا یا ہونا پایا جاتا ہے۔اسے فعل کہتے ہیں۔فعل کے تین زمانے ہوتے ہیں۔(۱)فعل حال (۲)فعل ماضی (۳)فعل مستقبل)۔ (3)

(ii) وہ فعل جس میں کسی کام کا اثر صرف فاعل تک محدود ہو اسے فعل لازم کہتے ہیں۔مثال: سعد رویا۔فرح ہنسی، ندیم آئے گا۔ (2)

(یا)

جواب: فعل متعدی- وہ فعل ہے جس کو اپنے مفہوم کی ادائیگی کے لیے مفعول کی ضرورت ہوتی ہے۔
مثال: احمد کتاب پڑھ رہا ہے۔حنا کرکٹ کھیل رہی ہے۔

11- **جواب:** **(5)**

(i) کلام میں ایسے الفاظ لانا جو ایک دوسرے کی ضد ہوں اس کو صنعت تضاد کہا جاتا ہے۔

مثال: دردمنت کش دوا نہ ہو - میں نہ اچھا ہوا، برا نہ ہوا (3)

(ii) مذکور شعر میں صنعت حسنِ تعلیل کا استعمال کیا گیا ہے۔ (2)

12- **جواب:** **(5)**

(i) جواب: (3)

(a) (گھل مل جانا) نانی کے گھر میں سبھی بچے شیر و شکر ہو گئے۔ (1.5)

(b) (مدد نہ کرنا) کچھ لڑکیاں گھر کے کام میں ہاتھ تک نہیں لگاتی ہیں۔ (1.5)

(c) (اطمینان ہونا، سکون آنا) بھائی کے گھر آنے کے بعد امی کی جان میں جان آئی۔(1.5)

(d) (شرمندہ ہونا) شیلا کی چوری پکڑی جانے پر وہ پانی پانی ہو گئی۔ (1.5)

(ii) محاورہ- وہ الفاظ جو فعل پر ختم ہوتے ہیں اور اپنے لغوی معنی کی جگہ دوسرے معنی میں استعمال کیے جاتے ہیں۔انہیں محاورہ کہتے ہیں۔جیسے: بغلیں جھانکنا، آنکھ بھر آنا (2)

13- **جواب:** **(2)**

سکتہ- جملے میں مختصر وقفے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے۔ میں اسکول گیا اور میرے ساتھ فاطمہ، شاہد، عامر اور علی بھی گئے۔

14- **جواب:** **(3)**

(i) وہ لفظ جو یکساں آواز اور یکساں حرف پر ختم ہوتے ہیں نہیں قافیہ کہتے ہیں۔

(ii) شعر میں ایک ہی لفظ یا الفاظ کی تکرار کو ردیف کہتے ہیں۔ جیسے:

دیار عشق میں اپنا مقام پیدا کر
نیا زمانہ نئے صبح و شام پیدا کر

(اس کے علاوہ کوئی بھی مثال دی جاسکتی ہے)

(یا)

جواب: غزل کے آخری شعر کو مقطع کہتے ہیں جس میں شاعر اپنا تخلص پیش کرتا ہے۔ جیسے:

میرؔ ان نام باز آنکھوں میں
ساری مستی شراب کی سی ہے

(حصہ-د)

15- جواب: **(4)**

(i) تم نے پہلے یہ کیوں نہیں بتایا کہ تیرے ساتھ بچوں کی فوج ہے ان سب کو میں کہاں رکھ سکتا ہوں۔
کیلاش کے یہ کہنے پر رجنی پر بجلی گر گئی۔ (2)

(ii) چکبست نے تیزی سے بدلے ہوئے ماحول میں آنکھ کھولی ایک طرف قدامت کا رنگ تھا جو ابھی سماج پر چھایا ہوا تھا دوسری طرف نئی تہذیب کی بڑھتی ہوئی روشنی آہستہ آہستہ اپنا رنگ جمارہی تھی۔(2)

(iii) بھولا گیتا شوق سے سنتا تھا کیوں کہ وہ کہانیاں سننے کا شوقین تھا۔ وہ گیتا کے ادھیائے کے آخر میں مہاتم سن کر بہت خوش ہوتا تھا۔ (2)

(iv) اخبارات میں لوگ اشتہارات اس لیے چھپواتے ہیں تاکہ لوگ اشتہارات پڑھ کر ان کی طرف متوجہ ہوں۔ (2)

16- جواب: **(4)**

(i) نایاب ہیں ہم سے شاعر کی مراد ہے تم ہمیں کتنا بھی تلاش کرو ہم حاصل نہیں ہو سکتے۔ ہمارا پانا ناممکن ہے۔ (2)

(ii) ''بستی بسنا کھیل نہیں'' سے شاعر کی مراد ہے بستی یعنی گاؤں یا آبادی کا بسنا آسان نہیں ہوتا۔ کیوں کہ آبادی آہستہ آہستہ بستی ہے اور آبادی بسنے میں بہت عرصہ لگتا ہے۔ (2)

(iii) دل میں فروتنی کو جا دیتا ہے سے شاعر کی مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا میں جسے اعلیٰ مقام دیتا ہے وہ دل میں انکساری کو جگہ دیتا ہے۔ (2)

(iv) حسن نے خدا سے ایک دن سوال کیا کہ تم نے مجھے لازوال کیوں نہیں بنایا؟ (2)

17- جواب: **(4)**

(i) آئی سی .ایس بننے کے بعد وحید کی شخصیت میں نکھار پیدا ہوا۔ سنجیدگی، متانت، خود داری، جامہ زیبی، خوش مزاجی، معاملہ فہمی ان کی شخصیت کا حصہ بن گئیں۔ اس کے علاوہ لاٹ صاحب کے دفتر میں کام

کرنے کی وجہ سے وحید کی مصروفیت میں بڑے بڑے آدمیوں سے ملنا جلنا، راجا مہاراجا اور والیان ملک کی پارٹیاں، ایٹ ہوم، ڈنر، سنیما تھیٹر اور کھیل تماشے وغیرہ شامل ہو گئے۔ (2)

(ii) افسانہ سخی میں افسانہ نگار نے زندگی میں پیسے کی اہمیت پر روشنی ڈالی ہے کیوں کہ پیسے کے بغیر انسان کو بے شمار پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مجبوری میں اسے بھیک مانگنی پڑتی ہے اور اس طرح کے دیگر غلط کاموں میں وہ ملوث ہو جاتا ہے۔ ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے انسان کو پیسوں کی ضرورت ہوتی ہے اور اسے حاصل کرنے کے لیے انسان ہمہ وقت کوشاں رہتا ہے۔ (2)

(iii) عقل انسان کو پوری آزادی سے کام کرنے نہیں دیتی۔ اسے اچھا برا سمجھاتی رہتی ہے۔ پابند کرتی ہے۔ اس کے برعکس دل تمام پابندیوں سے آزاد ہے۔ اسی لیے من کا طوطا عقل کی دنیا کو محدود بتاتا ہے اور اس کا دم گھٹنے لگتا ہے۔ (2)

(iv) تانگے والے کو گورے نے اس لیے مارا کیوں کہ تانگے والے نے آٹھ آنے مانگے تھے اور وہ کم پیسے دینا چاہتے تھے۔ (2)

18- جواب: **(3)**

''نظم''

نظم کے معنی ہیں انتظام ترتیب یا آرائش۔ نظم شاعری کی اس صنف کو کہتے ہیں جس میں ایک ہی موضوع پر تسلسل کے ساتھ اظہار خیال کیا جاتا ہے یا ایک ہی تجربے کا بیان ہو یا ایک ہی واقعہ نظم کیا جائے۔ نظم کی سب سے بڑی خوبی خیال کی وحدت ہے، عام طور پر نظم کا کوئی عنوان ہوتا ہے۔ ہیئت کے اعتبار سے نظم کی قسمیں ہیں:

پابند نظم: ایسی نظم جس میں بحر کے ساتھ قافیوں کی ترتیب میں مقررہ اصولوں کی پابندی کی گئی ہو۔

نظم معریٰ: ایسی نظم جس میں تمام مصرعے برابر ہوں مگر قافیہ کی پابندی نہ ہو۔

آزاد نظم: ایسی نظم جس میں نہ تو قافیے کی پابندی کی جاتی ہے اور نہ ہی تمام مصرعے برابر ہوتے ہیں۔

نثری نظم: نثری نظم چھوٹی بڑی نثر سطروں پر مشتمل ہوتی ہے اس میں نہ تو ردیف اور قافیہ ہو، تاہم بحر کی پابندی کی جاتی ہے۔ (3)

''غزل''

غزل اردو کی سب سے زیادہ مقبول صنف سخن ہے۔غزل کے معنی ہیں عورتوں کی باتیں کرنا،محبوب سے باتیں کرنا،غزل میں حسن وعشق کے معاملات بیان کیے جاتے ہیں لیکن بعد میں دوسرے موضوعات بھی شامل کر لیے گئے۔غزل کی ابتدا قصیدے سے ہوئی۔غزل میں اشعار کی تعداد مقرر نہیں۔کم سے کم پانچ اشعار ہوتے ہیں۔غزل کا پہلا شعر مطلع کہلاتا ہے جس کے دونوں مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں۔کبھی کبھی دوسرا اور تیسرا بھی ہم قافیہ ہوسکتا ہے۔جسے حسن مطلع اور مطلع ثانی کہتے ہیں۔غزل کا سب سے اچھا شعر بیت الغزل کہلاتا ہے۔غزل کے آخری شعر کو مقطع کہتے ہیں اس میں عام طور پر شاعر اپنا تخلص استعمال کرتا ہے۔ بحر، وزن، ردیف وقافیہ کو غزل کی زمین کہتے ہیں۔غزل کے ہر شعر میں ایک بات مکمل ہو جاتی ہے۔ (3)

''افسانہ''

افسانہ کی مختلف تعریفیں بیان کی گئی ہیں۔کسی نے کہا افسانہ ایسی نثری صنف ہے جو ایک ہی نشست میں پڑھی جاسکے۔کسی دوسرے نقاد نے کہا کہ ''افسانہ میں بنیادی چیز وحدت تاثر ہے۔افسانہ جدید دور کی پیداوار ہے۔جدید دور میں مصروف رہنے والوں کے لیے مختصر افسانہ ناول اور داستان سے زیادہ کشش رکھتا ہے۔اچھا افسانہ اختصار کے ساتھ زندگی یا زندگی کے ایک گوشے، پہلو یا واقعہ کو اس طرح پیش کرتا ہے کہ پڑھنے والے کے ذہن پر گہرا اثر پڑے۔مختصر ہونے کی وجہ سے واقعات میں جھول ہونے کے امکانات کم ہوتے ہیں۔افسانہ نگار کا مشاہدہ اور انسانی نفسیات کا مطالعہ گہرا ہونا چاہیے۔کردار ایسے ہوں جو ہماری زندگی اور تجربوں سے مطابقت رکھتے ہوں۔افسانے میں پلاٹ، کردار اور زمان ومکان کی خاص اہمیت ہے۔پریم چند، کرشن چند، علی عباس حسینی، عصمت چغتائی وغیرہ اہم افسانہ نگار ہیں۔ (3)

☆☆☆